روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 13 / اپریل 2009ء 16 ربیع الثانی 1430 ہجری 13 شہادت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 80

سینہ ابھار کر چلو

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ سے اگلے سال عمرۃ القضاء کیلئے رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ مکہ آئے تو مشرک کہنے لگے انہیں مدینہ کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ اس پر رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ صحابہ طواف کعبہ کے تین پھیرے سینہ ابھار کر فوجی چال سے چلیں اور دو (یمانی) رکنوں کے درمیان حسب معمول چلیں۔

(صحیح بخاری کتاب الحج باب کیف کان بدء الرمل حدیث نمبر:1499)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جو چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو پاوے اسے چاہئے کہ وہ ہر ایک ابتلاء کے لئے تیار ہو جاوے۔ جب اللہ تعالیٰ کوئی سلسلہ قائم کرتا ہے جیسا کہ اس وقت اس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے تو جو لوگ اس میں اوّلاً داخل ہوتے ہیں ان کو قسم قسم کی تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں۔ ہر طرف سے گالیاں اور دھمکیاں سننی پڑتی ہیں۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔ یہاں تک کہ ان کو کہا جاتا ہے کہ ہم تم کو یہاں سے نکال دیں گے یا اگر ملازم ہے تو اس کے موقوف کرانے کے منصوبے ہوتے ہیں۔ جس طرح ممکن ہوتا ہے تکلیفیں پہنچاتی جاتی ہیں۔ اور اگر ممکن ہو تو جان لینے سے دریغ نہیں کیا جاتا۔ ایسے وقت میں جو لوگ ان دھمکیوں کی پروا کرتے ہیں اور امتحان کے ڈر سے کمزوری ظاہر کرتے ہیں۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ کے نزدیک ان کے ایمان کی ایک پیسہ بھی قیمت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ابتلاء کے وقت خدا تعالیٰ سے نہیں انسان سے ڈرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت کی پروا نہیں کرتا وہ بالکل ایمان نہیں لایا۔ کیونکہ دھمکی کو اس کے مقابلہ میں وقعت دیتا اور ایمان چھوڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ صالحین میں داخل ہونے سے محروم ہو جاتا ہے (۔)

ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک وہ بزدلی کو نہ چھوڑے گی اور استقلال اور ہمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہر ایک راہ میں ہر مصیبت و مشکل کے اٹھانے کے لئے تیار نہ رہے گی وہ صالحین میں داخل نہیں ہو سکتی۔ تم نے اس وقت خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ۔ تم کو ستایا جاتا ہے۔ گالیاں سننی پڑتی ہیں۔ قوم اور برادری سے خارج کرنے کی دھمکیاں ملتی ہیں۔ جو جو تکالیف مخالفوں کے خیال میں آسکتی ہیں اس کے دینے کا وہ موقعہ ہاتھ سے نہیں دیتے۔ لیکن اگر تم نے ان تکالیف اور مشکلات اور ان موذیوں کو خدا نہیں بنایا بلکہ اللہ تعالیٰ کو خدا مانا ہے تو ان تکالیف کو برداشت کرنے پر آمادہ رہو۔ اور ہر ابتلاء اور امتحان میں پورے اترنے کے لئے کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق اور مدد چاہو تو میں تمہیں یقیناً کہتا ہوں کہ تم صالحین میں داخل ہو کر خدا تعالیٰ جیسی عظیم الشان نعمت کو پاؤ گے اور ان تمام مشکلات پر فتح پا کر دارالامان میں داخل ہو جاؤ گے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 510)

بدرسوم سے انذار

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

آج ہم کھول کر بآواز کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے، یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین (حق) کی راہ اختیار کی جائے۔ اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اس کے رسولؐ نے ہدایت کی ہے اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں۔ اور ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔ اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں.....

ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ شادیوں میں صد ہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عندالشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 87)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

فری موٹاپا کیمپ

۞ فضل عمر ہسپتال میں فری موٹاپا کیمپ مورخہ 16 / اپریل 2009ء کو آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں لگایا جا رہا ہے۔ اس کیمپ سے جدید مشینوں کے ذریعہ ماہر ڈاکٹرز کی زیر نگرانی جسم میں چربی اور پٹھوں کی مقدار جانچنے / دوا اور خوراک تجویز کرنے میں مدد مل سکے گی۔ احباب وخواتین اس کیمپ سے استفادہ کے لئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مرتبہ: مکرم قدیر احمد طاہر صاحب

ضلع عمرکوٹ میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعود

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ضلع عمرکوٹ سندھ کی اکثر جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا گیا۔اس سلسلہ میں بعض جلسوں کی رپورٹیں پیش خدمت ہیں۔

نسیم آباد فارم

مورخہ 20 فروری 2009ء کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی، ممبرات لجنہ نے گھروں میں نماز تہجد ادا کی۔ 21 رفروری 2009ء کو بعد نماز مغرب جلسہ رکھا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمرکوٹ نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم وسیم احمد صاحب، خاکسار (قدیر احمد طاہر معلم وقف جدید) محترم ندیم احمد واہلہ صاحب معلم وقف جدید اور محترم عبدالسلام عارف صاحب مربی سلسلہ ناصر آباد فارم نے تقاریر کیں۔ جلسہ کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی۔ حاضری جلسہ 32 رہی۔

ناصر آباد فارم

مورخہ 20 فروری 2009ء کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ مورخہ 22 فروری 2009ء کو یوم مصلح موعود کے حوالہ سے جماعتی جلسہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم عبدالسلام عارف صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم نصیر احمد اٹھوال صاحب سیکرٹری امور عامہ ناصر آباد فارم اور محترم عبدالسلام عارف صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر کیں۔ حاضری جلسہ 152 تھی۔

عمرکوٹ شہر

مورخہ 20 فروری 2009ء کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ اسی روز بعد نماز جمعہ جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ جلسہ محترم عبداللہ خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ہوا۔ محترم شبیر احمد جان صاحب معلم وقف جدید نے مصلح موعود کی پیشگوئی کی مناسبت سے تقریر کی۔ آخر میں محترم صدر صاحب جلسہ نے دعا کرائی، حاضری 27 رہی۔ بعدازاں چائے اور مٹھائی سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔

نبی سر روڈ

مورخہ 20 فروری کو نماز تہجد ادا کی گئی۔ لجنہ و ناصرات نے گھروں میں نماز تہجد ادا کی۔ 20 فروری کا خطبہ پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے دیا گیا۔ 22 فروری 2009ء کو جلسہ منعقد کیا گیا جس میں محترم ظہیر احمد صاحب، مکرم عابد پرویز صاحب اور مکرم منیر احمد بھٹی صاحب معلم وقف جدید نے پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ اس جلسہ کا اختتام ہوا۔ حاضری 96 رہی۔

کریم نگر

مورخہ 20 فروری 2009ء کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اسی روز بعد نماز جمعہ جلسہ یوم مصلح موعود مکرم قمر الزمان شکرانی صاحب معلم وقف جدید کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم معلم صاحب موصوف نے تقریر کی اور دعا کرائی۔ حاضری 52 رہی۔

لطیف نگر

مورخہ 20 رفروری کو انفرادی نماز تہجد ادا کی گئی۔ 27 فروری 2009ء کو بعد نماز جمعہ جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت نظم کے بعد صدر مجلس محترم قمر الزمان صاحب شکرانی معلم وقف جدید نے تقریر کی۔ آخر پر دعا ہوئی بعدہٗ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی، حاضری 19 رہی۔

محمد آباد فارم

مورخہ 24 رفروری 2009ء کو جلسہ یوم مصلح موعود مکرم طاہر احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب اور مکرم قمر الزمان شکرانی صاحب معلم وقف جدید نے تقاریر کیں اور محترم معلم صاحب نے ہی دعا کرائی۔ اختتام جلسہ پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ حاضری 65 رہی۔

اسماعیل آباد

مورخہ 20 فروری 2009ء کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ مورخہ 22 فروری 2009ء کو یوم مصلح موعود کی مناسبت سے جلسہ رکھا گیا۔ یہ جلسہ مکرم سلیم احمد صاحب معلم وقف جدید کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم طاہر احمد بھٹی صاحب نے تقریر کی۔ آخر میں محترم معلم صاحب نے دعا کرائی۔ حاضری 45 رہی۔

احمد آباد اسٹیٹ

مورخہ 20 فروری 2009ء کو بعد نماز جمعہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد طلحہ قمر صاحب اور محترم صالح حسین راہی صاحب زعیم انصار اللہ نے تقاریر کیں اور محترم زعیم صاحب موصوف نے ہی آخر میں دعا کرائی۔ 8 مہمانوں کے ساتھ حاضری 38 رہی۔

گوٹھ غلام حیدر

مورخہ یکم مارچ 2009ء کو جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا یہ جلسہ مکرم منیر احمد بھٹی صاحب معلم وقف جدید کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم کلیم احمد صاحب صدر جماعت، مکرم محمد طلحہ صاحب معلم وقف جدید اور مکرم منیر احمد صاحب معلم وقف جدید نے تقاریر کیں۔ آخر پر دعا ہوئی حاضری 38 رہی۔

پھیرو چیچی

مورخہ 20 فروری 2009ء کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ اسی روز محترم منور احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم یونس علی آصف صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی۔ آخر پر محترم صدر صاحب جماعت نے دعا کرائی۔ حاضری 69 رہی۔

علاوہ ازیں جماعت ہائے احمدیہ گوٹھ احمدیہ صادق پور اور مصطفیٰ آباد فارم وغیرہ جماعتوں میں بھی جلسہ ہائے یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے ثمرات سے جماعت کو بہرہ ور فرمائے اور مقبول خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

اک ہی دعا ہو خدایا بس میرے اشعار کا

ہے مداوا اس جہاں میں ہر کسی آزار کا
تو ہی چارہ گر خدایا اس دلِ لاچار کا

اب ہیں باگیں دورِ حاضر کی تمہارے ہاتھ میں
تم کو اللہ نے بنایا ہے امیں اقدار کا

جب بھی حسنِ یار کو سوچا غزل کہتا رہا
اک ہی مدعا ہو خدایا بس میرے اشعار کا

جو حصارِ حق تعالیٰ میں ہوئے گوشہ نشیں
ڈر انہیں کچھ بھی نہیں ابلیس کی یلغار کا

اس جہاں میں ایک ہی بس ہے حقیقت دوستو
سب کا سب باقی فسانہ خواب ہے بیدار کا

تیرے حسنِ لازوال و بے خطا کے نور سے
تیرہ شب میں بھی چمکنا حسن کی تلوار کا

ہم کو سینے سے لگا لے اے رفیقِ جانِ من
دم گھٹا جاتا ہے پیارے اس ترے بیمار کا

فاروق محمود

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

ابن کریم

مالی قربانی کے فیوض و برکات

جماعت احمدیہ میں انسانی ہمدردی کی چند خوبصورت مثالیں

خداتعالیٰ نے اپنی آفاقی تعلیم میں اموال کے خرچ کو دنیا کے مصائب و آلام جن کو عذاب الیم کے نام سے یاد کیا گیا ہے کے دور ہونے کی خبر عطا فرمائی ہے۔

معاشرے کا یہ حال ہو چکا ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے جان سے یا خود ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں یا دوسروں کی جانیں لے لیتے ہیں۔ چند روپوں کی خاطر قتل و غارت گری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

ایسے میں آسمان سے یہ آواز دیا جانا کہ دردناک عذاب سے تمہیں اموال قربان کرنے سے نجات ملے گی۔ کیسا خوبصورت فقرہ لگتا ہے کیسی دلربا بات لگتی ہے اور پھر جنہوں نے اس راز کو پالیا وہ تمام قسم کے دردناک عذابوں سے امن میں آگئے اور جب عذاب الیم سے خدا نے بچالیا تو ساتھ ان خوشخبریوں کا بھی وارث بنا دیا۔ جو اگلی آیات میں خداتعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے خوشخبریاں ہیں کامیابیاں ہیں جنتیں ہیں اور اس کی تازہ بتازہ مثالیں روز کے روز سامنے آتی رہتی ہیں کہ کس طرح خداتعالیٰ نے دلوں میں حیرت انگیز انقلاب اور تبدیلیاں پیدا فرما دی ہیں کہ احمدی اپنی ضروریات کو قربان کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں ہمارے محلّہ ہی کے ایک مخلص نوجوان جو آجکل جرمنی میں رہائش رکھتے ہیں نے اپنے مرحوم بھائی ارشد لنگاہ صاحب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک دفعہ وہ ایک قصاب کے پاس گوشت اور قیمہ وغیرہ لینے کے لئے کھڑے تھے آپ نے گھریلو ضروریات کے لئے گوشت وغیرہ کا آرڈر دیا۔ اتفاق سے وہیں ہمارے سیکرٹری صاحب مال مکرم الطاف خان صاحب کا گزر بھی ہوا اور انہوں نے کہا لنگاہ صاحب اچھا ہوا آپ سے ملاقات ہوگئی آپ کے ذمہ کچھ چندہ واجب الادا ہے۔ لنگاہ صاحب نے کہا خان صاحب کتنی رقم بنتی ہے سیکرٹری صاحب مال نے حساب کتاب کر کے کہا آٹھ سو یا نو سو۔ فوری طور پر جیب سے مطلوبہ رقم نکال کر سیکرٹری صاحب مال کے ہاتھ پر رکھ دی اور قصاب کو کہا بھائی اب یہ گوشت سنبھال لو۔ آج ہم دال وغیرہ سے ہی گزارہ کر لیں گے مگر دینی ضروریات مقدم ہیں۔

مکرم بشارت احمد کاہلوں صاحب مرحوم کے محلّہ دار سبزی فروش بتاتے ہیں کہ مکرم چوہدری صاحب گو صاحب حیثیت تھے مگر سبزی بالکل برائے نام لیتے تھے۔ میں نے کہا چوہدری صاحب کچھ کھاتے پیتے نہیں ہیں انہوں نے جواب دیا کہ گھر میں صرف میں اور میری بیوی رہتے ہیں ہم دونوں کم سے کم خرچ کرتے ہیں اور جو بھی رقم بچتی ہے وہ چندے میں پیش کر دیتے ہیں۔ ہماری چونکہ ان سے خاصی تعلق داری بھی ہے تو ان کے گھر سے یہ پتہ چلا کہ ان کے بچے ممالک غیر میں ہوتے ہیں۔ خاصی آسودگی ہے مگر انہوں نے اپنا بینک میں اکاؤنٹ تک نہیں کھلوایا ہوا بس تھوڑی بہت جائز ضروریات کے لئے خرچ وغیرہ کرتے ہیں۔ بقیہ جو بھی رقم ہوتی نظام جماعت کے حضور پیش کر دیتے ہیں کہ یہ دینی مہمات کے کام آوے اور توشہ آخرت تیار ہوتا جاوے۔

ابھی چند ہفتے پہلے میں واک کر کے کالج روڈ پر سے گزر رہا تھا ایک احمدی دوست جو ریڑھی وغیرہ لگاتے ہیں نے باتوں باتوں میں اپنے مرحوم والد صاحب صوفی محمد حسین صاحب کا مالی قربانی کا تذکرہ کچھ ان الفاظ میں کیا۔ وہ بتاتے ہیں کہ انہوں نے بہت محنت اور مشقت سے ہمیں پالا۔ اللہ کا فضل ہوا میرے بہن بھائیوں کو باہر کے ممالک میں روزگار کے لئے جانے کے مواقع ملے خوب خوشحالی اور آسائشیں خداتعالیٰ نے عطا فرما دیں۔ ابا کو بہن بھائی جو بھی رقم دیتے وہ فوری طور پر چندہ میں ادا کر دیتے۔ ایک دفعہ عید کے دنوں کے قریب تین چار ہزار روپے چندہ کے لئے بھجوا دیئے۔ میری بہن نے کہا ابا جی پوتوں، پوتیوں، نواسے، نواسیوں کو عیدی نہیں دینی۔ انہوں نے جواب دیا بیٹا زندگی میں کما کر ہی آپ لوگوں کو کھلایا ہے۔ اب آپ لوگ جانو اور یہ بچے جانیں۔ ان کی عیدی اور میری عیدی یہی ہے کہ خدا کے حضور اموال قربان کئے جائیں۔ اسی میں ہماری آخرت کی بھلائی ہے اور ان کے مستقبل بھی خداتعالیٰ اسی برکت سے بہتر بنائے گا۔

اور پھر ان اموال میں جو برکتیں پڑتی ہیں جو کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں جو نفوذ مل رہا ہے اس سے مخالف بھی خائف ہے اور اس کا برملا تذکرہ بھی کرتا ہے۔ ذرا ملاحظہ کریں۔

’’جس قدر روپے احرار کی مخالفت میں قادیان خرچ کر رہا ہے اور جو عظیم الشان دماغ اس کی پشت پر ہے وہ بڑی سی بڑی سلطنت کو پل بھر میں درہم برہم کرنے کے لئے کافی ہے‘‘۔

(اخبار مجاہد 10/اگست 1935ء۔ بحوالہ ماہنامہ مصباح فروری 1995ء ص19)

مالی قربانی میں جماعت احمدیہ ہر نوع کی خدمت بجالاتی ہے اور عجیب اتفاق اور برکت ہے کہ خداتعالیٰ ان کی قربانیوں کی نقد نقد قبولیت فرما کر جزاء بھی انہیں دکھا دیتا ہے۔ پچھلے دنوں مجھے مکرم ملک رفیق احمد سعید صاحب مربی سلسلہ کے انتقال پر ان کے ہاں تعزیت کے لئے جانا ہوا ان کے چھوٹے بھائی مکرم ملک حافظ منور احمد احسان صاحب نے ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے ان کی تعمیر بیت کی تحریک کے بارے میں کچھ اس طرح بتایا کہ محترم مربی صاحب نے احباب جماعت کو تحریک کی کہ آپ اپنے اموال پیش کریں قربانی دیں خدا کے گھر کو ظاہری لحاظ سے بھی خوبصورت بنائیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ آپ خدا کے گھر کو سنواریں گے تو خدا آپ کے گھروں کو سنوارے گا۔ ابھی آپ لوگ گھروں میں رہ رہے ہیں اگر خدا کے گھر کے لئے خوب دل کھول کر مدد کریں گے تو خدا آپ کے گھروں کو کوٹھیوں میں تبدیل کر دے گا۔ چنانچہ عجیب خدا کا کرنا ہوا کہ ادھر ان لوگوں نے خدا کا گھر خوبصورت بنیادوں پر تعمیر کیا اور ایسا دلکش قلعہ نما بنایا کہ ایک دفعہ ایک بڑے سرکاری افسر نے گاڑی رکوا کر پوچھا کہ یہ کونسی عمارت ہے تو انہیں بتایا گیا کہ یہ بیت احمدیہ ہے۔ ادھر خدا نے ان احمدیوں کے اموال میں اتنی برکت دی کہ ان کے وہاں ہوتے ہوئے ان کے گھروں کو کوٹھیوں میں تبدیل کر دیا۔

ایک اور پہلو بھی توجہ کے لائق ہے کہ ان پاکیزہ اموال کی حفاظت اور نگرانی بھی بہت ضروری ہے کیونکہ ان اموال میں بیوگان یتامیٰ اور غرباء اور محنت کشوں کے خون پسینے کی کمائیاں ہوتی ہیں جو انہوں نے دین کی اشاعت اور بیوت اور ہسپتالوں کی تعمیر اور ان کے اخراجات کے لئے پیٹ کاٹ کر دینی جذبے اور جوش سے دی ہوتی ہیں۔ ایک دو واقعات احباب کی خدمت میں اس غرض سے پیش کر رہا ہوں تا دوسرے لوگوں کو بتایا جائے کہ یہ اموال خدا اور اس کے رسول کی محبت کی خاطر اکٹھے ہوتے ہیں اگر ان کو یہ سمجھ کر ہضم کرنے کی کوشش کی جائے کہ اس سے کیا فرق پڑتا ہے تو بعض دفعہ نقد بہ نقد پکڑ اس خوفناک انداز سے آتی ہے کہ انسان کا دل دہل جاتا ہے اور ان واقعات کو دیکھ کر لرز اٹھتا ہے۔ ذرا ملاحظہ کریں ایک دو واقعات۔

مکرم رشید الدین صاحب اپنی کتاب ’’میرے والد‘‘ میں ایک خدائی پکڑ کی تفصیل کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔ اس سے اندازہ لگانا مشکل نہیں جماعتی اموال کی کس طرح خداتعالیٰ غیرت رکھتا ہے۔ ان کے گاؤں کے ایک زمیندار نے جبکہ ہمارے گاؤں کی احمدیہ بیت تعمیر ہو رہی تھی۔ سیمنٹ کی طلب کی اور کہا میں جلد ہی لوٹا دوں گا۔ مگر کافی دن گزرنے اور اسے یاد کروانے کے باوجود وہ لیت و لعل سے کام لینے لگا۔ ایک دن میں ایک بڑھئی کے پاس کچھ کام کروا رہا تھا اس کا گزر ادھر سے ہوا میں نے کہا بھئی تمہاری طرف ہمارا کچھ قرض ہے۔ تم نے ادھار کے طور پر بیت کا سیمنٹ لیا تھا مگر واپس نہیں کیا۔ اس زمیندار نے نہایت تمسخرانہ انداز میں کہا۔ تمہیں جلدی کیا ہے۔ سیمنٹ مل ہی جائے گا۔ تم نے کوئی مرزا کی قبر پکی کروانی ہے۔

مکرم رشید الدین صاحب لکھتے ہیں مجھے اس کی اس متکبرانہ اور تمسخرانہ بات سے بڑا دکھ ہوا مگر میں خاموش رہا۔ کیونکہ ہمارے آنسو اور شکوے تو اللہ کے حضور ہی ہوتے ہیں ظہر سے پہلے کا وقت تھا بہرحال میں روتا رہا اور دعاؤں میں مصروف رہا۔ عصر کے وقت گلی میں شور پڑا تو پتہ لگا کہ وہی متکبر انسان جو بڑا تنومند اور مضبوط جسم کا پہلوان ٹائپ شخص تھا ایک 17,16 سالہ نوجوان جس کو اس نے تھپڑ مارا تھا کی گولی کا نشانہ بن کر عبرت کا نشان بن چکا تھا۔ گویا چڑیا نے باز کو مار گرایا۔

بعض دفعہ لوگ اموال کو غلط بیانی سے چھپاتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے پاس کچھ نہیں ہے اور پھر کبھی خدا پکڑ لیتا ہے تو واقعتاً ساری آمدنیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ میں ایک علاقے میں دورے پر گیا وہاں مجھے بتایا گیا کہ یہاں ایک اچھا متمول اور کھاتا پیتا زمیندار گھرانہ ہے۔ ان کے ایک بزرگ فوت ہوگئے۔ ان کی وصیت تھی۔ امانتاً اس شرط پر بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی کہ ان کے ذمہ زمین کی قابل ادائیگی وصیت ان کے ورثاء کریں گے مگر انہوں نے لیت و لعل سے کام لینا شروع کر دیا اور کہا ہمارے پاس رقم نہیں ہے۔ خدا کا کرنا ہوا کسی نے انہیں کہا یہ والا مربع بیچ دو اور سندھ میں دو تین مربع زمین مل جائے گی۔ چنانچہ زیادہ زمین کے لالچ میں پنجاب میں واقع مربع بیچ کر سندھ میں زیادہ زمین حاصل کر لی گئی مگر کاغذات میں کچھ ایسا ردوبدل کیا گیا کہ ان لوگوں کے ہاتھ کچھ بھی نہ آیا جنہوں نے وصیت کی واجب الادا رقم یہ کہہ کر ادا کرنے سے انکار کر دیا کہ ہمیں توفیق نہیں ہے۔ ہمارے پاس رقم نہیں ہے پھر واقعتاً ان کے پاس رقم نہ رہی یہاں تک کہ زمین بک گئی جو وہاں سندھ میں لی وہ سراسر فراڈ نکلا۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔

مولوی نعمت اللہ صاحب کو کابل میں 1924ء میں شہید کیا گیا شہادت سے پہلے انہوں نے قید خانہ سے ایک احمدی دوست کو خط لکھا اور اس میں فرمایا۔

میں ہر وقت قید خانہ میں خدا سے یہ دعا کرتا ہوں کہ الٰہی اس نالائق بندہ کو دین کی خدمت میں کامیاب کر میں نہیں چاہتا کہ مجھے قید خانہ سے رہائی بخشے۔ بلکہ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ الٰہی اس نالائق کے وجود کا ذرہ

ذرہ احمدیت پر قربان کردے۔

(تاریخ احمدیت جلد 5 ص 9)

یہ تو ہوئے وہ خوش قسمت جنہیں آسمانی راہنمائی میسر ہے اور وہ ہر طرح کی قربانی کرتے چلے جاتے ہیں انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی طرح ڈال دی ہے۔ ان کی تمام تمنائیں اور خواہشات کا رخ دین ہی ہے مگر جو بیچارے محروم ہیں ان کی حسرتیں دنیا ہی دنیا ہیں ذرا دیکھیں اور موازنہ کریں درج ذیل دو واقعات کا۔

روزنامہ جنگ مورخہ 10 دسمبر 2007ء میں خبر ہے۔ ایران کے ایک ارب پتی شخص نے من پسند موبائل فون نمبر لینے کے لئے ایک ارب ریال کی آفر کی۔

روزنامہ آواز مورخہ 27 جنوری 2008ء میں ایک مسلمان تاجر جو برطانیہ میں مقیم ہے کے متعلق خبر دیتا ہے۔

افضل خان نامی تاجر نے 7 لاکھ 44 ہزار ڈالر میں من پسند گاڑی کا نمبر حاصل کرلیا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ میری نئی گاڑی پر مہنگی ترین نمبر پلیٹ لگے گی۔

یہ تو تھی ان لوگوں کی حالت جو اس آسمانی نظام اور راہنمائی سے محروم ہیں یہ نہیں کہ ان کے پاس اموال نہیں ہیں دولت نہیں ہے سب کچھ ہے مگر وہ راہنمائی نہیں جس کے ذریعہ اموال کی صحیح رخ پر قربانی کی توفیق ملا کرتی ہے۔

اب دیکھیں ان لوگوں کی کیفیات جنہوں نے اس آسمانی راہنمائی سے فیض پایا ہے۔ مکرم چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے حالات زندگی میں یہ مختصر سی بات بڑی ہی پیاری دکھائی دیتی ہے کہ آپ نے شرٹ خریدنے کے لئے بہت ساری دکانیں چھان ماریں جو شرٹ خریدی نہایت معمولی اور کم قیمت۔ جو خادم ساتھ تھے انہوں نے عرض کیا کہ چوہدری صاحب اتنا وقت آپ نے لگایا چند روپے بچانے کے لئے۔ آپ نے جواب دیا یہاں کے پانچ پاؤنڈ پاکستان میں جا کر اتنی رقم بن جائے گی کہ کسی غریب اور یتیم بچے کی تعلیم کے حصول میں کچھ مدد بن سکے گی۔

اور اسی طرح ایک اور چمکتے ہوئے ہیرے مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کو جب نوبیل انعام ملا لاکھوں پاؤنڈ ملے۔ آپ کی بیٹی نے فون کیا کہ ابا اب تو آپ مجھے گاڑی لے دیں گے آپ نے جواب دیا بیٹا آپ لیٹ ہوگئی ہو کیونکہ وہ رقم تو غریب ممالک کے ان طلباء کے لئے وقف کرچکا ہوں جو تعلیم کی روشنی سے محروم ہیں۔

جس طرح میں نے آغاز میں عرض کیا تھا متقی امام کی خوبیاں مقتدیوں میں منتقل ہوتی ہیں۔ یہ دو مثالیں ان مقتدیوں کی دی ہیں جن کو وہ ائمہ میسر ہیں جن کی صحبت انسان کو بنی نوع انسان کی ہمدردی ہی کی طرف لے کر جاتی ہے۔

مجھے جلسہ کینیڈا 2008ء کے وہ تاریخی لمحات نہیں بھولتے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ لجنہ اماء اللہ کی مارکی میں تشریف لے گئے تو کینیڈا لجنہ نے ایک ملین ڈالرز آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ آپ نے قبول فرماتے ہوئے اسی لمحے ارشاد فرمایا۔ یہ فلاں بیت کی تعمیر کے لئے بھجوا دیں گے۔ (روزنامہ الفضل 14 جولائی 2008ء) اسی نشست میں ناصرات نے بھی ایک خاصی بڑی رقم آپ کے حضور پیش کی۔ آپ نے اس بڑی رقم کے بارہ میں اسی مجلس میں فرمایا کہ یہ افریقہ کے فلاں ہسپتال کے لئے بھجوا دیں گے جہاں دکھی انسانیت کے لئے ضرورت ہے۔

یہ ہیں وہ بھلائی پھیلانے والے ہاتھ جن کے متعلق مخبر صادق ﷺ فرماتے ہیں اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے۔ اور بلاشبہ یہی وہ ہاتھ ہیں جو اس عظیم الشان مہمات میں کامیابی حاصل کرتے ہیں جہاں دوسرے ہاتھوں کو مقابلہ کی طاقت حاصل نہیں ہے وہ توفیق حاصل نہیں مگر جن ہاتھوں کے متعلق حضور اکرم ﷺ کا فرمان پورا ہو کہ اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے سے۔ آج خدا کے فضل و کرم سے اوپر والے ہاتھ یعنی خیر پھیلانے والے ائمہ سلسلہ کے ہی ہیں اسی لئے ان ہاتھوں کو سینے سے لگانے اور چومنے کے لئے لاکھوں کروڑوں عشاق ترستے ہیں۔ آخر پر ایک واقعہ بیان کر کے گزارشات ختم کرتا ہوں اس واقعہ سے راہیں متعین ہوتی ہیں کہ ہم بھی دل کھول کر چندے خدا کے حضور پیش کرتے چلے جائیں۔

ہمارے ایک ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب اخوند نے اپنی آپ بیتی ''نشان کبیر'' صفحہ 121 میں ایک بڑا ہی پیارا واقعہ چندوں کی برکت کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

چندوں کی برکت کی ایک دوسری مثال بھی پیش کرتا ہوں۔ 1956ء میں میں گھوٹکی سے تبدیل ہو کر مورو ضلع نواب شاہ کے ہاسپٹل کا انچارج ہو کر وہاں پہنچا اور میں نے یہ کیا کہ گھوٹکی چھوڑنے سے چند دن پہلے میں نے تحریک جدید کا چندہ 1600 روپیہ ایک ماہ کی آمد سے بھی بہت زیادہ وکیل المال تحریک جدید کو بھیج دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب میں مورو پہنچا تو جو بیمار بھی میرے پاس آتا میرے علاج سے شفا پاتا۔ بڑے بڑے نازک بیمار اور بڑے پرانے بیمار میرے علاج سے حیرت انگیز طور پر تندرست ہوگئے۔ جس بیمار پر بھی ہاتھ ڈالا وہ تندرست ہوگیا۔ یہاں تک کہ میں نے خود محسوس کیا کہ یہ خدا کا ہی فضل ہے اور کچھ نہیں۔ اس قدر ہاتھ میں شفا نصیب ہوئی کہ پہلے کبھی اس کی مثال میں نے نہ اپنے علاج کے نتیجہ میں دیکھی نہ کسی دوسرے ڈاکٹر یا طبیب کے علاج کے نتیجہ میں دیکھی۔ شفایابی کی ایک بارش تھی جو میں نے خارق عادت طور پر دیکھی۔ یہ کیوں ہوا؟

میں نے سوچا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ برکت ہے اس چندہ کی۔ جو میں نے بڑھ چڑھ کر تحریک جدید کو اس سال بھیجا۔

☆......☆......☆

ماخوذ

خالد مسعود خان

غلاموں کی تجارت 1441ء میں شروع ہوئی

لیور پول برطانیہ کی بہت بڑی اور قدیم بندرگاہ ہے۔ سترہویں صدی میں غلاموں کی تجارت اور بیسویں صدی میں پاپ سنگرز کے گروپ ''بیٹلز'' کے حوالے سے لیور پول پوری دنیا میں منفرد مقام کا حامل شہر ہے۔ یہاں پاکستانی تارکین وطن کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ لیور پول ایئرپورٹ کا نام ''جان لینن ایئرپورٹ'' ہے۔

برطانیہ میں غلاموں کی تجارت کا باقاعدہ آغاز 1630ء میں ہوا جب برطانیہ میں غلاموں کی تجارت کے لئے رجسٹر کی گئی ''رائل افریقن کمپنی'' نے غلاموں کو لیور پول لانا شروع کیا اور 1630ء سے 1686ء کے دوران سالانہ تین ہزار غلام لا کر فروخت کئے۔ ویسے تو کسی برطانوی کا پہلا ریکارڈ 1562ء میں ملتا ہے جب پلائی ماؤتھ کے رہائشی ملاح جو بن ہاکنز نے افریقی غلاموں کو ویسٹ انڈیز میں فروخت کیا اور جولائی 1596ء میں ملکہ الزبتھ اول نے ایک خط کے ذریعے مسلمان غلاموں کی آمد میں تاخیر پر شکایت کی مگر غلاموں کی تجارتی سطح پر خرید و فروخت 1680ء کے لگ بھگ شروع ہوئی اور 1698ء میں برطانوی حکومت نے پرائیویٹ تجارتی کمپنیوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ وہ دس فیصد ڈیوٹی کی ادائیگی کر کے غلام ''امپورٹ'' کر سکتے ہیں کیونکہ غلام انسان نہیں بلکہ ''سامان'' (Comidity) ہیں۔ 1781ء میں وزن زیادہ ہونے کی بناء پر بحری جہاز ''زونگ'' سے فالتو سامان کے ساتھ 131 غلام بھی سمندر میں پھینک دیئے گئے۔ اسی طرح کے ایک اور واقعے میں جہاز کے کپتان نے فالتو سامان کے علاوہ کئی غلاموں کو سمندر میں پھینک دیا۔ ایک مسافر نے منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد جہاز کے کپتان پر عدالت میں مقدمہ کر دیا۔ عدالت کے جج نے ابتدائی سماعت میں ہی یہ مقدمہ اسی بنیاد پر خارج کر دیا کہ غلاموں پر انسانوں والے حقوق کا اطلاق نہیں ہوتا اور وہ انسان قرار نہیں دیئے جا سکتے۔

غلاموں کی باقاعدہ تجارت کی ابتداء پرتگیزیوں نے کی اور تاریخ میں اس کا پہلا واقعہ 1441ء میں ملتا ہے۔ جب ایک پرتگالی جہاز کے کپتان انٹاؤ گوتکالوس اور نونوٹریسٹاؤ نے کابوبرانکور (موجودہ موریطانیہ) سے بارہ افریقی غلام پکڑے۔ 1444ء میں فریٹاس نے پرتگال کے قصبے لاگوس میں ایک تجارتی کمپنی بنائی جو افریقہ کے لئے تھی۔ اس کمپنی کے تحت فریٹاس نے 9/اگست 1444ء کو 235 اغوا شدہ غلام بنائے۔ افریقیوں کو لاگوس لایا گیا۔ یہ یورپ میں پہلے بڑے غلام گروپ کی آمد تھی۔ چند سال بعد پرتگالیوں نے برطانیہ کے شاہ ایڈورڈ چہارم سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ غلاموں کی تجارت میں نہیں آئیں گے۔

سپین میں غلامی کی ابتداء سقوط غرناطہ کے روز ہوئی جب مفتوح مسلمانوں کو 2 جنوری 1492ء کو شاہ فرڈیننڈ اور ملکہ ازابیلا نے غلام بنایا۔ دنیا بھر میں امریکہ کی دریافت سے شہرت اور نیک نامی حاصل کرنے والے کرسٹوفر کولمبس 1492ء سے 1498ء کے دوران اپنی چار بحری مہمات میں جزائر باہاماس، ڈومینکن ریپبلک اور ڈومینیکا سے غلام پکڑ کر لاتا تھا۔ 1524ء میں افریقہ سے پکڑ کر لائے گئے غلاموں سے کیوبا میں سونے کی کانوں میں بیگار لی جانے لگی۔ امریکہ میں پہلا غلام جیمز ٹاؤن، ورجینیا میں 1619ء میں فروخت ہوا۔ امریکہ میں غلامی اور ریڈ انڈینز پر ظلم و ستم پر نہایت محنت اور تحقیق سے لکھی ہوئی کتاب ''ہوئے تم دوست جن کے'' پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ کتاب حقی حق نے لکھی ہے اور اس میں نہایت ہی اہم اور تاریخی دستاویزات کی کاپیاں بھی شامل کی گئی ہیں۔ تجارت کے لئے پکڑے جانے والے غلاموں کی غالب اکثریت موریطانیہ، سینیگال، گیمبیا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، گنی، گھانا، مالی، نائیجر اور نائیجیریا سے تھی۔ افریقہ کا یہ مغربی ساحلی علاقہ مسلمان اکثریت کا تھا اور پکڑے جانے والے سیاہ فام غلاموں کی غالب اکثریت مسلمان تھی۔ یہ غلام یورپ، امریکہ اور جزائر غرب الہند میں بیگار کے لئے صدیوں تک استعمال ہوئے اور ان میں سے اکثر کی دوسری یا تیسری نسل نے اپنے آقاؤں کا مذہب یعنی عیسائیت قبول کر لی۔

ایک عرصے تک ان غلاموں کے نام آدھے مسلمان اور آدھے عیسائیوں جیسے رہے پھر مسلمانوں والے نام غائب ہوگئے اور مکمل عیسائی نام ان کا مقدر بن گئے۔ برطانیہ میں غلاموں کی آمد قریب ایک سوتیس سال تک جاری رہی اور ''امپورٹ'' کئے جانے والے غلام افریقہ کے مسلمان علاقوں سے پکڑ کر لائے جاتے رہے یہ تجارت زیادہ تر لیور پول کی بندرگاہ سے کی گئی۔ 1787ء سے 1807ء تک بیس سال کے دوران لیور پول کے تمام میئر کسی نہ کسی طرح اس تجارت سے وابستہ رہے اور وہ غلاموں کی تجارت کرنے والے جہازوں کے مالک، حصے دار یا کاروبار کے مالکان تھے۔ لیور پول کی بندرگاہ پر آنے والے غلام جہازوں کے خانوں میں اسی طرح بھر کر لائے جاتے تھے جیسے الماریوں میں کتابیں بھر کر لائی جاتی ہیں۔ لیور پول سے برطانوی ممبر پارلیمنٹ/ رچرڈ پینٹ جمیکا میں آٹھ سو ایکڑ زمین کا مالک تھا جہاں گنے کی فصل کی کاشت کے لئے اس کے پاس چھ سو غلام تھے۔ رچرڈ پینٹ 1784ء سے 1790ء تک دوبار ممبر پارلیمنٹ بھی منتخب ہوا۔

لیور پول اور مانچسٹر کے درمیان محض چالیس میل کا فاصلہ ہے۔ برطانیہ میں غلامی سترہویں صدی کے وسط میں لیور پول سے شروع ہوئی اور انیسویں صدی کے آغاز میں اس کے خاتمے کی پہلی جدوجہد مانچسٹر سے ہوئی اور تقریباً بیس ہزار افراد نے اپنے دستخطوں سے غلامی کے خاتمے کے لئے آواز اٹھائی۔ 21 فروری 1807ء میں برطانوی پارلیمنٹ نے غلامی کو غیر قانونی قرار دینے کا بل پاس کیا۔ 2007ء میں برطانیہ میں غلامی کے خاتمے کی دوسویں سالگرہ منائی گئی۔

(روزنامہ جنگ 8 ستمبر 2007ء ص 7)

مکرم بشیر الدین کمال صاحب آرکیٹیکٹ

عوامی عمارات کی تعمیر کے سلسلہ میں مفید مشورے

تعریف

عوامی عمارات سے مراد ایسی عمارات جن کا تعلق عوام الناس سے ہو۔ مثلاً سکول، کالج، ہسپتال، عبادت خانے، دفتر، ہوسٹل، کمیونٹی سنٹر وغیرہ وغیرہ

عوامی عمارات گھریلو عمارات سے مختلف ہوتی ہیں۔ گھریلو عمارت تھوڑی سی زمین پر بھی تعمیر ہوسکتی ہے جیسا کہ اس سے پیشتر روزنامہ الفضل میں مختلف اوقات میں نقشہ جات دے گئے ہیں۔ لیکن عوامی عمارت کے لئے وسیع جگہ کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ کنالوں اور ایکڑوں میں ہوتی ہے۔ پس ایک عوامی عمارت کے لئے کھلی جگہ کا انتخاب ہونا چاہئے۔ عوامی عمارات مثلاً ہسپتال، سکول، کالج، ہوسٹل، دفاتر وغیرہ وغیرہ کے لئے Open planning ہونی چاہئے۔ چونکہ ایسی عمارات میں عوام کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے زیادہ ہی کھلی فضا (آکسیجن) کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ Open planning میں آسانی سے دستیاب ہوجاتی ہے۔

پھر جب Planning کریں تو Aspect (سمت) کا خاص طور پر خیال رکھیں جو کہ بہت ضروری ہے۔ یعنی آپ کی عمارت شمالاً جنوباً ہونی چاہئے نہ کہ شرقاً غرباً۔ کیونکہ فن تعمیر پر سمت کا بہت اثر پڑتا ہے۔ جیسا کہ شکل نمبر 1 سے ظاہر ہے۔ شکل نمبر 2 میں عمارت شرقاً غرباً دی گئی ہے۔ جو کہ غلط ہے اور محض غلط سمت ہی نقشہ کو غلط کر دیتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ گرمیوں میں سورج شمال مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور کم وبیش شمال مغرب میں غروب ہوتا ہے۔ اس طرح آپ کی شرقاً غرباً تعمیر شدہ عمارت گرمیوں میں تمام دن تیز دھوپ کی زد میں رہے گی اور بہت گرم رہے گی یہاں تک کہ اس میں رہائش رکھنا آرام دہ نہیں ہوگا۔ بلکہ تکلیف دہ ہوگا اور پھر ایسی عمارت میں سے ہوا کا گزر بھی نہیں ہوگا جو کہ ضروری ہے۔ کیونکہ ہوا کا رخ عموماً شمالاً جنوباً ہوتا ہے۔

اگر یہ خیال ہو کہ A.C وغیرہ لگا کر کام چلا لیا جائے گا اور گرمیوں میں کمرے ٹھنڈے کر لئے جائیں گے تو یہ خیال زیادہ مناسب نہیں۔ اس طرح بجلی بھی بہت زیادہ خرچ ہوگی اور پھر ہمارے ملک میں بجلی کی ویسے ہی کمی ہے اور لوڈ شیڈنگ اکثر ہوتی رہتی ہے اور پھر لمبا عرصہ ہوتی رہتی ہے۔ ایسی صورت حال تو بہت ہی تکلیف دہ ہوگی۔ پس A.C لگا کر کام چلا لینا کوئی عقلمندی نہیں۔ اگر کوئی مریض ہسپتال میں داخل ہو۔ تو یقیناً اگر وہ A.C چلائے گا تو اس کا بل اس کی ادائیگی کی پہنچ سے باہر ہوسکتا ہے۔ ہوسکتا ہے اس طرح وہ اپنا علاج بھی نہ کرا سکے۔ پس ایسے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں جن سے سہولت بھی میسر آ جائے اور خرچ بھی کم ہو اور فائدہ بھی اٹھایا جا سکے۔ پس کوشش کی جائے کہ آپ کی عمارت شمالاً جنوباً تعمیر ہو۔ اس طرح آپ کی عمارت کم سے کم عرصہ دھوپ کی زد میں ہوگی اور زیادہ آرام دہ ہوگی۔ بلکہ اتنی ہونی چاہئے۔ آپ خود تجربہ کر کے دیکھ لیں کہ مغرب کی طرف والے کمرے کتنے گرم ہوتے ہیں اور کیا وہ آرام دہ ہوتے ہیں۔ ٹھنڈے ملکوں میں عمارت شرقاً غرباً تعمیر کرنی چاہئے۔

عبادت گاہیں

فن تعمیر پر جہاں اور عنصر اثر انداز ہوتے ہیں وہاں مذہب بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لئے ہر مذہب کی عبادت گاہیں ان کے اپنے عقیدے اور ضرورت کو مدنظر رکھ کر تعمیر کی جاتی ہیں اور تعمیر کی گئی ہیں اور پھر رہائش گاہوں کی تعمیر میں مذہب کافی اثر انداز ہوتا ہے۔ مثلاً دین حق میں عورتوں کے لئے پردہ بہت ضروری ہے لہٰذا رہائش گاہوں کا ڈیزائن ایسا ہونا چاہئے کہ وہاں رہائش رکھنے والوں کی بے پردگی وغیرہ نہ ہو۔

اب خاکسار بیت الذکر یا بیت الحمد کی تعمیر کا ذکر کرے گا۔ بیت الذکر خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کا ذکر بلند کرنے کے لئے تعمیر کی جاتی ہے اور یہ واحد عمارت ہے جو پاکستان میں عرف عام میں شرقاً غرباً تعمیر کی جاتی ہے یعنی اس کا رخ کعبہ کی طرف رکھنا ضروری ہے۔ چونکہ یہ عمارت خدا تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنے اور پھیلانے اور قائم رکھنے نیز اس کا ذکر بلند کرنے کے لئے تعمیر کی جاتی ہے۔ کہتے ہیں انسان اپنے چہرے مہرے سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح عمارات بھی اپنی شکل وشباہت سے پہچانی جانی چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ اجرام فلکی میں کرویت یعنی دائرہ یا دائرہ کا حصہ مزید پایا جاتا ہے۔ جو کہ خدا تعالیٰ کی توحید کو ظاہر کرتی ہے۔ اس طرح درخت۔ چرند۔ پرند۔ انسان وغیرہ ان کی بناوٹ میں دائرہ یا دائرے کا حصہ ضرور پایا جاتا ہے۔ جس کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ چونکہ بیت بھی توحید کو ظاہر کرنے والی اور توحید کو قائم کرنے کا ذریعہ بننے والی عمارت ہے۔ اس لئے اس کی تعمیر میں دائرہ یا دائرہ کا حصہ بطور فیچر کے ضرور دینا چاہئے۔ تاکہ اس کی شکل وشباہت سے معلوم ہو کہ یہ وہ عمارت ہے۔ جہاں سے توحید قائم ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا ذکر بلند ہوتا ہے۔

منارہ خدا کے ذکر کی بلندی کے لئے ہے۔ اسی لئے اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا ذکر بلند کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ پس دائرہ یا دائرہ کا حصہ بطور فیچر کے دینا چاہئے جو کہ حسن ہے (یہ خاکسار کی رائے ہے) مثلاً آرچ (ڈاٹ) اور گنبد وغیرہ۔ (لیکن اس سے یہ بھی نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ جہاں دائرہ یا دائرہ کے حصہ کا فیچر نہیں دیا گیا وہ بیت الحمد نہیں کہلا سکتی) یہی فیچر آپ کو مغلیہ فن تعمیر میں بکثرت ملیں گے۔ شاید اس لئے کہ اہل

صحیح نقشہ

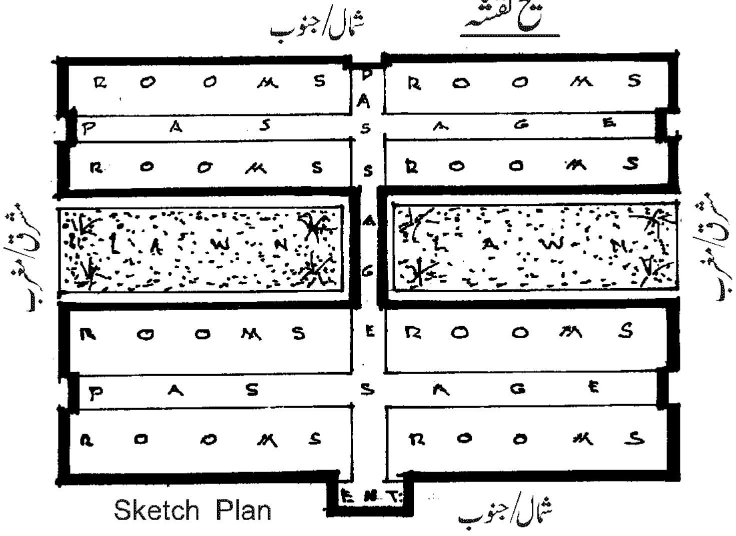

غلط نقشہ

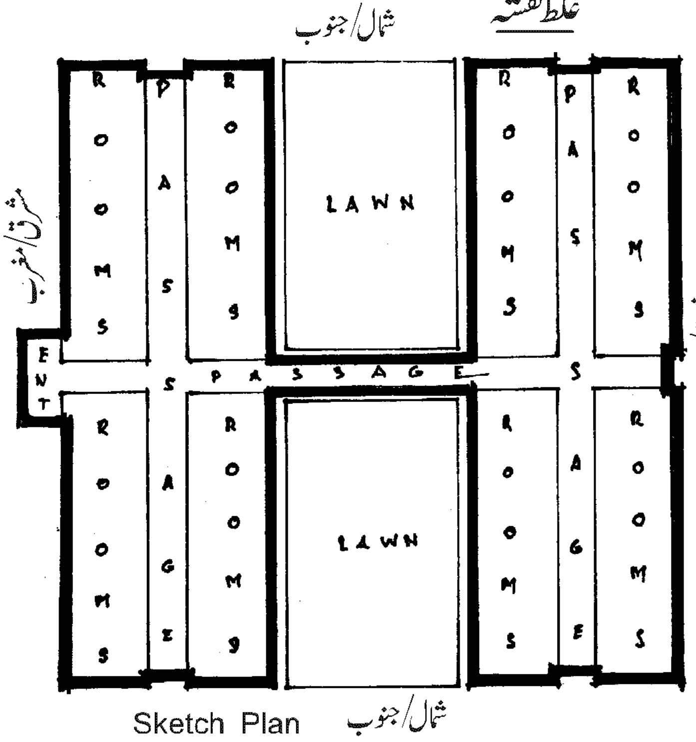

شمالاً جنوباً تعمیر شدہ عمارت

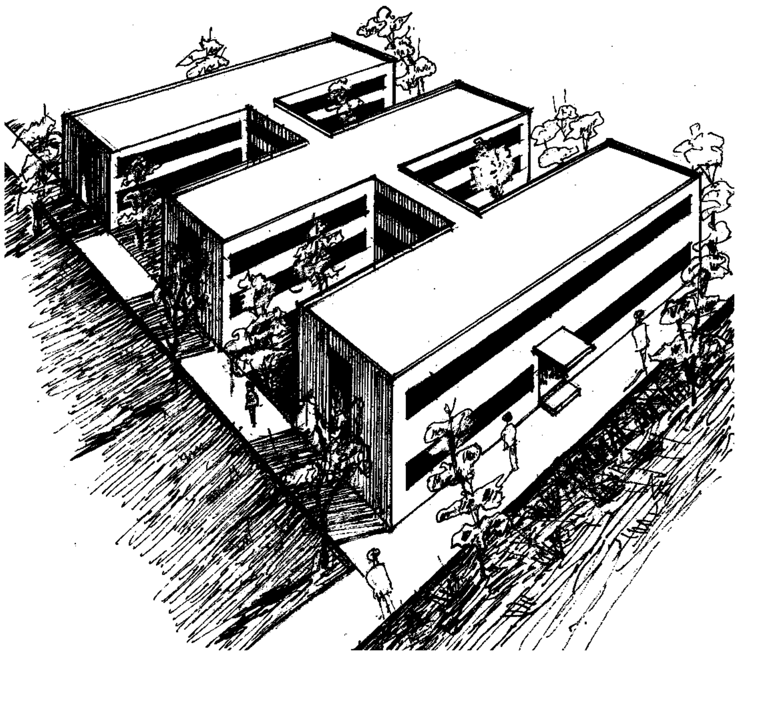

فارس میں سے ہی ایک شخص کے ذریعہ توحید کو دوبارہ دنیا میں قائم ہونا تھا۔ میری نظر میں مغلیہ فن تعمیر بہترین فن تعمیر ہے۔ مغلوں نے بیوت الذکر اور مقبرے کثرت سے تعمیر کروائے۔ جس سے ان کی مذہب سے وابستگی اور محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ اسی لئے ان کے فن تعمیر کو اسلامی فن تعمیر کا نمائندہ قرار دیا جاتا ہے۔ جو کہ بہت خوبصورت اور دلکش ہے۔

جہاں تک عوامی عمارات کی کھڑکیوں کا تعلق ہے کھڑکیاں عمارت اور عوام کی تعداد کی مناسبت سے دی جاتی ہیں۔ اس طرح کمرے روشن اور ہوادار ہوں گے جو کہ ضروری ہیں۔

ہسپتال کا تعلق چونکہ صحت سے ہے۔ اس لئے اس کی Planning خصوصی طور پر Open اور شمالاً جنوباً ہونی چاہئے۔ تاکہ کمرے نہ صرف قدرتی طور پر ٹھنڈے اور ہوادار ہوں بلکہ روشنی بھی مطلوبہ مقدار میں مل سکے جو کہ مریضوں کے لئے فائدہ مند اور ضروری ہے۔ ہسپتال کے کمروں میں گھٹن اور حبس وغیرہ ہرگز نہیں ہونی چاہئے۔ لہٰذا کھڑکیوں وغیرہ کا سائز بھی اسی مناسبت سے رکھنا چاہئے۔

سکول اور کالجز میں کلاس رومز اور ہال وغیرہ میں روشنی بائیں طرف سے ہی دینی چاہئے اور بلیک بورڈ بھی روشن ہو۔ تاکہ طالب علم آسانی سے دیکھ سکیں اور لکھ سکیں۔ اس امر کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔

مغلئی جوانمردی

جب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تو خواجہ حسن نظامی دہلوی کو حضور کی شخصیت کا قریب سے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے حضور کی قلمی تصویر کھینچتے ہوئے لکھا:۔

''میرزا محمود احمد دراز قد، دراز ریش، گندمی رنگ، بڑی بڑی آنکھیں، عمر چالیس سے زیادہ ذات مغل، پیشہ امامت اور مسیح موعود کی خلافت اور تقریر و تحریر کے ذریعہ قادیانی جماعت کی پیشوائی۔ پنجاب کے قصبہ قادیان میں رہتے ہیں۔ ان کے والد نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ امام مہدی ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ بھی ہیں اور سری کرشن بھی ہیں۔ اب یہ اپنے والد کے قائم مقام اور خلیفے ہیں آواز بلند اور مضبوط ہے۔ عقل دور اندیش اور ہمہ گیر ہے۔ کئی بیویوں کے شوہر اور کئی بچوں کے باپ اور کثیر تعداد انسانوں کے رہنما ہیں۔ اکثر بیمار رہتے ہیں مگر بیماریاں ان کی عملی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کرکے اپنی مغلئی جوانمردی کو ثابت کر دیا۔ اور یہ بھی کہ مغل ذات کارفرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔ سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل وفہم میں بھی قوی ہیں اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں۔ یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں''۔

(سالنامہ ''منادی'' 1936ء صفحہ 178-179 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم ص109)

مکرم ماسٹر برکت علی صاحب

مکرمی چوہدری محمد حسین صاحب واہلہ کی یاد میں

خاکسار سے ان کی پہلی ملاقات پچاس سال پہلے 1956ء میں ضلع میانوالی میں ہوئی تھی۔ واہلہ صاحب ضلع میانوالی میں بطور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز برائے صحت و تعلیم جسمانی مقرر ہونے سے پہلے لاہور میں گورنمنٹ سنٹر ماڈل سکول میں بطور D.P.E ڈائریکٹر آف فزیکل ایجوکیشن تعینات تھے۔ یہ عجیب حسن اتفاق تھا کہ ضلع میانوالی میں اعلیٰ تعلیمی اداروں میں احمدی حضرات تعینات تھے۔ خاکسار واہلہ صاحب کی آمد سے پہلے ہی گورنمنٹ ہائی سکول میانوالی میں بحیثیت پی۔ ٹی۔ آئی کام کر رہا تھا۔ جبکہ میانوالی کے گورنمنٹ ڈگری کالج میں چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ D.P.E تھے۔ ان سے خاکسار بہت رابطہ میں تھا۔ باجوہ صاحب بیباک۔ نڈر۔ کھلی طبیعت اور مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ ان کی مجلس میں بیٹھ کر انسان غم اور فکر سے آزاد ہو جاتا تھا۔

جب خاکسار کو محسوس ہوا کہ اس ضلع کے اندر اعلیٰ تعلیمی اداروں میں احمدی اساتذہ ہیں تو مجھے قدرتی طور پر ایک گونہ خوشی محسوس ہوتی تھی کیونکہ ہمارا تعلق ایک ہی شعبہ یعنی صحت و تعلیم جسمانی سے اور ایک ہی جماعت سے تھا۔ ان ایام میں مذہبی فضا قدرے پُرسکون تھی اور اتنی مکدر نہ تھی اور ذہنی طور پر کوئی دباؤ نہ تھا۔ ہم لوگ آپس میں بوقت ضرورت تعلیمی اداروں میں جدت اور بہتری لانے کے لئے صلاح و مشورہ کرتے رہتے تھے۔ کم از کم خاکسار کو تو اس دور افتادہ سنگلاخ علاقہ میں ان دوستوں کی موجودگی اور قربت کی وجہ سے اطمینان اور سکون قلب محسوس ہوتا تھا۔

چند دنوں میں ہی خاکسار کی واہلہ صاحب سے بے تکلفی ہوگئی اور میرا روز کا آنا جانا ایک معمول بن گیا۔ آج سے پچاس سال سے جب واہلہ صاحب کی شخصیت میرے سامنے آتی ہے تو ان کے اوصاف حمیدہ تحریر کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہوں۔

واہلہ صاحب کی جوانی کا دور تقویٰ سے مزین تھا۔ جماعت کے ساتھ والہانہ عقیدت تھی۔ اس زمانہ میں بھی نمازوں اور چندوں میں باقاعدگی تھی جو آخر دم تک قائم رہی۔ ہم نے نماز باجماعت کا اہتمام کیا۔ واہلہ صاحب خاکسار عاصی کو ہی امامت کے لئے اصرار فرمایا کرتے تھے واہلہ صاحب بڑے ہی ہنس مکھ۔ دل کے حلیم اور شگفتہ طبیعت کے مالک تھے۔ خاکسار نے انہیں کبھی رنجیدہ خاطر نہیں دیکھا۔ آپ جب ضلع کے مدارس میں معائنہ پر جاتے تو اکثر خاکسار کو ساتھ لے جاتے۔ ایک دفعہ موسیٰ خیل سے آگے پہاڑوں کے درمیان ایک جھیل کے کنارے سکول کے معائنہ کے لئے مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ جھیل کا نظارہ بڑا ہی دلفریب تھا۔ یہ بہت خوشگوار اور پُرسکون ماحول تھا۔

کچھ عرصہ بعد خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ خاکسار کا تبادلہ گورنمنٹ ہائی سکول کہوٹہ ضلع راولپنڈی ہو گیا اور واہلہ صاحب کو تحصیل تلہ گنگ ضلع اٹک (اس وقت ضلع کا نام کیمبل پور تھا) میں تبدیل کر دیا گیا۔ خاکسار بھی ان دنوں کہوٹہ سے تبدیل ہو کر تحصیل چکوال۔ (اب ضلع ہے) میں گورنمنٹ ہائی سکول چکوال میں آ گیا جو کہ تلہ گنگ سے تقریباً 28 میل اور بس کے ذریعہ ایک گھنٹہ کی مسافت پر ہے۔ اس طرح ملاقات کا پھر موقع پیدا ہو گیا اور میں اکثر تلہ گنگ ملاقات کے لئے چلا جایا کرتا تھا۔ راستہ میں بلکسر کا علاقہ ہے یہاں تیل کے کنویں بکثرت ہیں۔ ساٹھ کی دہائی میں تلہ گنگ میں تلہ گنگ گورنمنٹ ہائی سکول میں واہلہ صاحب کے ہم نام مولوی محمد حسین صاحب احمدی ہیڈ ماسٹر تھے۔ مولوی محمد حسین صاحب بہت ہی بااخلاق دوست تھے۔ ان کے ایک چھوٹے بھائی چوہدری محمد اسحاق صاحب کہوٹہ سکول میں انگلش ٹیچر تھے۔ ہمیں اس عمارت کو دیکھنے کا موقع ملا جس کے متعلق زبان زد عام ہے کہ یہ عمارت آریہ سماج کے لیڈر پنڈت لیکھرام پشاوری کی ہے اور کسی وقت پنڈت لیکھرام کی اس میں رہائش تھی۔

گورنمنٹ ملازمت میں چونکہ کوئی بھی مستقل جگہ نہیں ہوتی اور کاغذ کے ایک پروانہ پر ہی ملازمت کا انحصار ہوتا ہے اس لئے واہلہ صاحب تبدیل ہوتے ہوتے آخر کار گورنمنٹ ڈگری کالج جھنگ میں آ گئے غالباً یہ سن ستر کی دہائی کی بات ہے۔ خاکسار بھی تبدیل ہوتے ہوتے گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ ضلع سرگودھا میں آ گیا تھا۔

اب یہ 1970-71ء کا زمانہ تھا۔ خاکسار کو بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا میں میٹرک کے پرچہ صحت و تعلیم جسمانی میں سب ایگزیمینر مقرر کیا گیا ایسا الٰہی تصرف ہوا کہ میرے Head Examinor واہلہ صاحب مقرر ہوئے۔ میری پرچوں کی پہلی آزمائشی قسط ان ریمارکس کے ساتھ واپس آئی کہ مارکنگ کرتے وقت قواعد وضوابط کو پیش نظر رکھا جائے اور کوشش کی جائے کہ ہاتھ کو نرم رکھیں طلباء کے ساتھ ظلم اور ناانصافی نہیں ہونی چاہئے۔ چنانچہ تمام طلباء کامیاب ہو گئے۔

بعد ازاں کچھ عرصہ اس طرح گزرا کہ ہمارے درمیان رابطہ میں وقفہ آ گیا۔ ان کی ملازمت جھنگ کالج میں رہی اور وہیں سے اسی کی دہائی میں ریٹائر ہو کر پنشنر ہوئے۔ لیکن خوش قسمتی سے خاکسار بھی ضلع جھنگ کی حدود میں داخل ہو چکا تھا۔ پہلے چنڈ بھروانہ بعد ازاں گورنمنٹ مڈل سکول رشیدہ (اب ہائی سکول ہو چکا ہے) میں حاضر ہو چکا تھا۔ چونکہ ہمارا ضلعی تعلیمی ہیڈ کوارٹر جھنگ میں تھا اور ہمارے خاندان کو کچھ زرعی زمین اٹھارہ ہزاری کے قریب الاٹ ہو چکی تھی۔ اس سلسلہ میں خاکسار سفر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے واہلہ صاحب سے ملاقات کے لئے حاضر ہوتا رہتا تھا۔

واہلہ صاحب نے پنشن پانے کے بعد ربوہ میں سکونت اختیار کی اور کرایہ پر مکان محلّہ دارالرحمت میں لے لیا۔ خاکسار نے بھی ربوہ میں جاری ملازمت کے دوران محلّہ دارالنصر غربی میں مکان خرید کر کے سکونت اختیار کر لی تھی۔ پھر سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا واہلہ صاحب نے خاکسار کو بطور خاص تاکید کی کہ برکت صاحب کوئی پلاٹ کا انتظام کریں۔ چنانچہ یہ عجیب حسن اتفاق ہوا کہ انہیں حسب منشا محلّہ دارالنصر غربی ربوہ میں میرے قریب پلاٹ مل گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک خوبصورت پختہ مکان تعمیر کر لیا۔ دوران تعمیر چند مرتبہ خاکسار کو چائے وغیرہ سے خدمت کا موقع ملا جو کہ محض ان کے پیار اور محبت کا نتیجہ تھا۔

چونکہ زمیندار تھے اور سرگودھا کے کسی چک میں زرعی زمین بھی تھی۔ اس لئے بھینس وغیرہ رکھنے کے عادی تھے۔ جھنگ میں بھی بھینس رکھی ہوئی تھی۔ فرمایا کرتے تھے کہ خالص دودھ اور گھی کا ملنا بہت مشکل ہے اس لئے بھینس رکھی ہوئی ہے۔

واہلہ صاحب کو احمدیت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ انہیں جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ محلّہ کے روح رواں تھے۔ سیکرٹری امور عامہ اور دارالقضاء میں قاضی اول کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پنجگانہ نمازیں باجماعت بیت الذکر میں ادا کرنے کے عادی تھے۔ محلّہ دارالنصر غربی میں ایک طویل عرصہ سابق صدر صاحب مکرمی مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی کے ساتھ رفاقت رہی اور مجلس عاملہ کے رکن رہے۔ بڑی قد آور اور نمایاں شخصیت کے مالک تھے۔ طبیعت میں شگفتگی اور چہرہ پر مسکراہٹ رہتی تھی۔ کبھی کسی کام سے روگردانی نہیں کی۔ ہمدرد اور ملنسار دوست تھے۔ ہلکی ہلکی اور میٹھی میٹھی گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ کبھی کسی کی دل شکنی نہیں کرتے۔ ہمیشہ صائب مشورہ دیتے تھے۔

اگر کوئی دوست دادرسی کے لئے آ گیا اسی وقت بلا کسی تردد کے اس کی دلجوئی کے لئے فوراً ساتھ چل پڑتے تھے۔ ان کی رحلت سے ہم ایک نہایت مخلص دوست سے محروم ہو گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ چوہدری محمد حسین صاحب واہلہ پر کروٹ کروٹ فضل اور رحمت فرمائے ان کو جنت الفردوس میں اپنے خاص قرب میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے جملہ عزیز واقارب اور لواحقین کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ بوجہ موصی ہونے کے آخری آرام گاہ بہشتی مقبرہ میں پائی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

۞ مکرم یونس علی آصف صاحب مربی ضلع بدین تحریر کرتے ہیں۔

مکرم حکیم محمد جمیل صاحب امیر ضلع بدین دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بائی پاس آپریشن لیاقت نیشنل ہسپتال کراچی میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے آپریشن کامیاب کرے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

۞ مکرم چوہدری محمد امجد جمیل صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم چوہدری ناصر محمود صاحب بینک آفیسر سٹی بینک فیصل آباد کے نکاح کا اعلان اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 29 مارچ 2009ء کو مکرمہ قدسیہ ناصر صاحبہ بنت مکرم ملک نذیر احمد ناصر صاحب وینکوور کینیڈا کے ساتھ حق مہر 5 لاکھ روپے پر الرفیع بینکویٹ ہال ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے کیا اور دعا کرائی۔ اس تقریب میں بزرگان سلسلہ کے علاوہ بعض معزز غیر از جماعت احباب نے شرکت فرمائی اور پُروقار تقریب سے بہت متاثر ہوئے۔ لڑکی کے والد صاحب کو دفتر وکالت دیوان میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ اور آجکل سیکرٹری تحریک جدید وینکوور ہیں لڑکا مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ذیلدار آف چوہدری والہ گورداسپور کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

۞ مکرم طاہر کریم صاحب کارکن نظارت اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ناصر احمد صاحب گورایہ مربی سلسلہ دفتر وصیت کو 12 فروری 2009ء کو تین بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ پیارے آقا نے ازراہ شفقت نام قاسم احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد حسین حیدر صاحب آف چک نمبر 38 جنوبی سرگودھا کا پوتا اور مکرم محمد یوسف صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 38 جنوبی سرگودھا کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے نیز پیارے آقا کے ہر حکم پر لبیک کہنے کی توفیق دے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم فلک شیر صاحب بابت ترکہ
مکرمہ امتہ الباسط صاحبہ)

مکرم فلک شیر صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ امتہ الباسط صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 15/59 محلّہ دارالعلوم شرقی برقبہ ایک کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ مرحومہ کی بیٹی مکرمہ شائلہ طلعت صاحبہ زوجہ فہیم احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم فلک شیر صاحب۔ خاوند
2۔ مکرمہ شاہدہ مرید صاحبہ بنت مرید احمد صاحب۔ بیٹی
3۔ مکرمہ عطیۃ الحیٔ صاحبہ۔ بیٹی
4۔ مکرمہ شائلہ طلعت صاحبہ۔ بیٹی
5۔ مکرمہ فریحہ ملک صاحبہ۔ بیٹی
6۔ مکرم غفار احمد صاحب۔ بھائی
7۔ مکرم جبار احمد صاحب۔ بھائی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد زکریا ورک صاحب بابت ترکہ
مکرم محمد اسحٰق خلیل صاحب)

مکرم محمد زکریا ورک صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے بھائی مکرم محمد اسحٰق صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 11/13 محلّہ دارالصدر میں سے 3 مرلے 222.75 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔ مکرمہ محمودہ صاحبہ اپنے حصہ سے بحق محمد زکریا صاحب دستبردار ہو چکی ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ محمودہ صاحبہ۔ بیٹی
2۔ مکرم محمد ادریس صاحب۔ بھائی
3۔ مکرم محمد یحییٰ صاحب۔ بھائی
4۔ مکرم محمد زکریا صاحب۔ بھائی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

جلسہ یوم مسیح موعود و یوم پاکستان

(مجلس نابینا ربوہ)

۞ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس نابینا ربوہ نے مورخہ 5/اپریل 2009ء کو صبح ساڑھے نو بجے خلافت لائبریری میں 23 مارچ کے حوالے سے جلسہ یوم مسیح موعود اور یوم پاکستان کا انعقاد کیا۔ اجلاس کی صدارت مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم بشارت محمود صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد برائے تربیت نومبائعین نے حضرت مسیح موعود کی نیک و پاکیزہ سیرت کی چند مثالیں بیان کی۔ ایک نظم کے بعد دوسری تقریر مکرم مظفر الحق صاحب مربی سلسلہ دفتر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے 23 مارچ یوم پاکستان کے حوالے سے کی۔ مجلس نابینا ربوہ کے تمام اراکین کے علاوہ بعض دیگر معزز مہمانان نے بھی اس علمی و تربیتی پروگرام میں شرکت کی۔ مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ نے مقررین اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ محترم صدر مجلس نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دعا کے بعد تمام شرکاء کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

ہنرمند افراد سکالرشپ پروگرام برائے آسٹریلیا

۞ آسٹریلیا حکومت نے درج ذیل شعبہ جات میں ووکیشنل ٹریننگ سکالرشپ کے پروگرام کا اعلان کیا ہے جس کے مطابق احباب درج ذیل شعبہ جات میں آسٹریلیا جا کر ڈپلومہ یا ایسوسی ایٹ ڈگری حاصل کر سکتے ہیں اور اس کے بعد آسٹریلیا میں مستقل رہائش کے اہل بھی ہو سکتے ہیں۔ جس کے لئے درج ذیل سہولیات میسر ہوں گی۔

☆ ماہانہ وظیفہ ☆ ٹیوشن فیس ☆ سفری اخراجات
☆ رہائشی الاؤنس ☆ ٹریول اینڈ ہیلتھ انشورنس

ایسے احباب جو درج ذیل اہلیت کے حامل ہوں وہ اس سکالرشپ کے لئے 31 جولائی 09 سے قبل درخواست دے سکتے ہیں۔

1۔ تعلیمی معیار کم از کم F.A/F.Sc (ہائر سیکنڈری ایجوکیشن)
2۔ عمر کی حد 18 سے 44 سال ہے۔
3۔ انگلش زبان کا ٹیسٹ IELTS (انٹرنیشنل انگلش لینگوئج ٹیسٹنگ سسٹم) لازمی ہے جس میں کم از کم 5.5 بینڈ ہونا لازمی ہے۔
4۔ متعلقہ شعبہ میں تجربہ، اپرنٹس شپ یا ڈپلومہ ہولڈر اضافی قابلیت شمار ہوگا۔

جن شعبہ جات میں Apply کر سکتے ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔

☆ شیف ☆ کک ☆ ڈینٹل ٹیکنیشن ☆ بیکر ☆ آٹو الیکٹریشن ☆ آٹو مکینک ☆ جلد ساز ☆ کارپینٹر ☆ فٹر ☆ مالی ☆ جنرل الیکٹریشن ☆ ویلڈر ☆ ڈینٹر ☆ پینٹر ☆ ہیئر ڈریسر ☆ لفٹ مکینک ☆ پلمبر ☆ پریشر ویلڈر ☆ گیس فٹر ☆ فریج اور AC مکینک

مزید معلومات درج ذیل ویب لنک پر خود رابطہ کریں۔

www.endeavour.deewr.gov.au

یا

وسیم احمد۔ 0300-5105594, 051-2871329

airborne2004@hotmail.com

14/22, Saeed Plaza, Bule Area, Islamabad

(نظارت صنعت و تجارت)

مخیرؔ اور خادم خلق۔ سر گنگا رام

انجینئر، سر گنگا رام 13/اپریل 1851ء کو پیدا ہوئے۔ انتہائی غریب و نادار گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ خداداد قابلیت اور محنت سے کامیابی کا بلند درجہ حاصل کیا۔ انجینئرنگ میں کمال حاصل کیا۔ ایڈورڈ ہفتم جب 1873ء میں پرنس ویلز کی حیثیت میں ہندوستان آیا تھا تو تمام انتظامات گنگا رام انجینئر ہی کے سپرد تھے۔ 1877ء کے دربار دہلی کے بیضوی حلقے کا ڈیزائن بھی انہوں نے ہی بنایا تھا۔ 1903ء میں لارڈ کرزن کے دربار کے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ ملازمت سے سبکدوشی کے بعد زراعت کو پیشہ بنایا اور ترقی کی۔ پہلے 23 ہزار ایکڑ بنجر زمین فیصل آباد کے علاقے میں اجارے پر لے کر اسے قابل کاشت بنایا پھر اس قطعے میں توسیع کر کے اسے 80 ہزار ایکڑ تک پہنچایا۔ اس زمانے میں بیشمار دولت پیدا کی لیکن اس کا بیشتر حصہ فلاحی و خیراتی کاموں کے لئے وقف کر دیا۔ نئے شہر لائلپور کا نقشہ انہوں نے بنایا۔ لائلپور کا گھنٹہ گھر اپنی ذاتی نگرانی میں تعمیر کرایا۔ لاہور میں گنگا رام ہسپتال اور گنگا رام میڈیکل کالج (اب فاطمہ جناح کالج) قائم کئے۔ ان اداروں کے انتظام کے لئے ''گنگا رام ٹرسٹ'' قائم کیا۔ ٹرسٹ نے بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرائیں جن کی مستقل آمدنی ہسپتال اور کالج کے لئے وقف کر دی گئی۔ انہوں نے 1927ء میں انتقال کیا۔

عطیہ خون خدمت بھی
عبادت بھی

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے

اوپر کی منزل پر پانچ کمرے ایک برآمدہ کچن، باتھ
مکان نمبر 6/18 دارالنصر شرقی ربوہ برلب کالج روڈ
برائے رابطہ حاجی نذیر احمد 0333-9792109
0346-7953285

خبریں

قومی اسمبلی میں میثاق جمہوریت پر عملدرآمد کیلئے کمیٹی بنانے کی قرارداد

منظور قومی اسمبلی نے 28 مارچ کو پارلیمنٹ سے صدارتی خطاب اور وزیراعظم کے نام صدر کے خط کی روشنی میں میثاق جہوریت پر عملدرآمد اور آئینی ترامیم کے حوالے سے کمیٹی کے قیام کے لئے تحریک متفقہ طور پر منظور کرلی ہے۔ سپیکر فہمیدہ مرزا نے کہا ہے کہ جتنی جلدی پارلیمانی لیڈران اراکین کے نام تجویز کریں گے اتنی ہی جلدی کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔ وزیراعظم گیلانی نے کہا کہ موجودہ پارلیمنٹ کو اپنے چھینے گئے اختیارات واپس لینے کے لئے متحد ہونا پڑے گا۔ حکومت اسمبلیوں پر لٹکی تلوار (58) ٹوبی اور تیسری مرتبہ وزیراعظم بننے پر پابندی سمیت تمام کالے قوانین کو ختم کرنا چاہتی ہے جس کے لئے ہمیں تمام سیاسی جماعتوں کا تعاون درکار ہوگا۔ 73ء کے آئین کو بحال کریں گے اور سیاسی انتقام ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے گا۔ وفاقی وزیر بابر اعوان کی طرف سے پیش کی گئی تحریک ایوان میں متفقہ طور پر منظور کرلی گئی جس کا حکومتی واپوزیشن جماعتوں نے خیر مقدم کیا۔

بلوچ رہنماؤں کا قتل قومی سلامتی اور یکجہتی کا قتل ہے

مسلم لیگ (ن) کے قائد نواز شریف نے کہا ہے کہ بلوچ رہنماؤں کا اغوا کے بعد مارا جانا ملک اور صوبہ بلوچستان میں بدامنی پھیلانے کی سازش ہے اور قومی سلامتی اور یکجہتی کا قتل ہے۔ پوری قوم بلوچ عوام کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ صوبہ کے عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے پنجاب حکومت کے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے رائیونڈ میں کارکنوں سے خطاب اور وفود سے گفتگو میں کیا۔

بلوچستان میں ہڑتال، مظاہرے، مزید 3 بینک نذر آتش

بلوچستان میں تین بلوچ رہنماؤں کے قتل کے خلاف شٹر ڈاؤن، ہڑتالیں اور مظاہرے جاری ہیں۔ 3 مزید بینک نذر آتش کر دیئے گئے۔ واقعہ کی اقوام متحدہ اور امریکہ نے مذمت کرتے ہوئے قاتلوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کا مطالبہ کیا۔ مانیٹرنگ سیل کے مطابق قتل کئے جانے والے بلوچ رہنماؤں نے جان سولیکی کی بازیابی میں مدد کی تھی اور ان رہنماؤں کا جان سولیکی کی رہائی میں اہم کردار تھا، یہ بات امریکی سفارتخانے سے جاری ہونے والے بیان میں کہی گئی۔

منشیات کے مقدمات میں عورتوں اور بچوں کی سزائے موت ختم کرنے کا حکم

لاہور ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس آصف سعید خان کھوسہ کی سربراہی میں فل بنچ نے منشیات کے مقدمات میں عورتوں اور بچوں کو موت کی سزا ختم کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ ایسے مقدمات میں عورتوں اور بچوں کو صرف سادہ قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔ عدالت عالیہ نے ماتحت عدالتوں کی طرف سے منشیات کے مقدمات میں جرم اور سزاؤں میں تضادات پر از خود نوٹس لیا تھا۔

دو خودکش حملہ آوروں کے پنجاب میں داخل ہونے کی اطلاع

سوات سے دو خودکش حملہ آور پنجاب میں داخل ہوگئے ہیں ان کا ٹارگٹ پنجاب کے بڑے علاقوں میں قائم سیکیورٹی فورسز کے دفاتر، ٹریننگ سنٹرز یا بڑے ہوٹل ہوسکتے ہیں۔ یہ انکشاف ایک وفاقی ایجنسی کی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پندرہ سولہ سالہ اکرام خان اور 15,14 سالہ ثناء اللہ کا تعلق بیت اللہ محسود سے ہے۔ دونوں خودکش حملہ آور سوات سے ڈیرہ اسماعیل خان کے راستے پنجاب میں داخل ہو چکے ہیں۔ دونوں خودکش بمبار تربیت یافتہ ہیں اور انہیں ٹارگٹ دے کر بھیجا گیا ہے۔

ملک بھر میں سیکیورٹی سخت اسلام آباد میں داخلے کے لئے شناختی کارڈ لازمی

تحریک طالبان پاکستان کی طرف سے مبینہ طور پر نجی سکولوں، غیر ملکی سفارتخانوں، سینما گھروں اور تھیٹرز وغیرہ کو دھماکہ خیز مواد سے اڑانے کی دھمکی کے بعد ملک بھر میں تفریحی مقامات پر سیکیورٹی سخت کرنے کا حکم جبکہ اسلام آباد میں داخلے کے لئے شناختی کارڈ لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ مختلف شہروں میں سرچ آپریشن میں سینکڑوں مشتبہ افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔ سیکیورٹی خدشات کے پیش نظر راولپنڈی اور اسلام آباد میں بیشتر نجی تعلیمی اداروں میں چھٹی کر دی گئی جبکہ اقوام متحدہ سمیت بین الاقوامی اداروں کے دفاتر بھی بند کر دیئے گئے۔

گندم خریدتے ہوئے کاشتکاروں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا وزیراعلیٰ پنجاب

شہباز شریف نے کہا ہے کہ صوبہ بھر میں گندم کی خریداری کے موقع پر چھوٹے کاشتکاروں کے حقوق کا مکمل تحفظ کیا جائے گا اور انہیں 950 روپے فی من کے حساب سے گندم کی قیمت کی ادائیگی کو ہر صورت میں یقینی بنایا جائے گا۔ صوبائی وزراء اور سیکرٹری صاحبان گندم کی خریداری کا جائزہ لینے کے لئے صوبہ بھر کا دورہ کریں گے۔ وزیراعلیٰ نے گندم کی خریداری مہم کے دوران محکمہ خوراک میں تبادلوں پر مکمل پابندی عائد کرنے کی بھی ہدایت کی۔ یہ بات انہوں نے گندم کی خریداری کے بارے میں انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے منعقدہ اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہی۔

بجلی بند رہے گی

جملہ صارفین ڈاور فیڈر کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 14/اپریل 2009ء کو صبح 9 بجے سے 1 بجے دوپہر تک بجلی بوجہ مرمت بند رہے گی جس سے درج ذیل محلہ جات متاثر ہوں گے۔ مسلم کالونی، دارالنصر، دارالعلوم، دارالبرکات، چھنی قریشی، کوٹ وساوا، طاہر آباد، نصیر آباد، رحمٰن کالونی، نصرت آباد، ڈاور

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 13/اپریل

طلوع فجر	4:16
طلوع آفتاب	5:41
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:38

❖ اکسیر بلڈ پریشر ❖
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434,Fax:6213966

توجہ فرمائیں
آرمی ڈاگ سنٹر یا وٹرنری سے ریٹائرڈ فوجی کی ضرورت ہے۔ جلدی رابطہ کریں
نور احمد ثاقب
0333-5574457
0302-8564222

فروٹ اینڈ ویجیٹیبل کمیشن ایجنٹس
YI ٹریڈ مارک
طالب دعا: محمد رزاق، محمد یعقوب، محمد الیاس
دکان 142، سیکٹر آئی الیون فور، ہول سیل ویجی ٹیبل مارکیٹ۔ اسلام آباد
Shop:4441379, Off:4438142-3 Res:4842723
رزاق: 0300-9724010 الیاس: 0300-5282738

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
مجید کلینک گورونانک پورہ
صبح 9 بجے سے 2 بجے تک
ڈینٹل سرجن ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب بی ڈی ایس فیصل آباد
احمد ڈینٹل سرجری
شام 6 بجے سے 10 بجے تک
احمد ڈینٹل سرجری ستیانہ روڈ پیپلز کالونی فیصل آباد
0300-9666540-041-8549093

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائزر
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0300-8469946-0302-8469946
TeL:042-7668500-7635082

FD-10

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

HCS ہوورز کوریئر سروس
کی جانب سے احمدی احباب کے لئے خوشخبری
U.K. جرمنی اور کینیڈا امریکہ سمیت دنیا کے کسی بھی ملک میں اپنے پیاروں کو نہایت کم قیمت پر سامان بھجوائیں جلسہ اور عید کے موقع پر خاص رعایتی پیکیج بک کرنے کی سہولت موجود ہے
طالب دعا: بلال احمد: 0345-4866677
0333-6708024,0425054243
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور

Tables Partitions Workstations Storage Units
enliven
Customized Office Furniture
8 - 2nd Floor Commercial Area
Cavalry Ground Lahore Cantt.
Emal:muzaffar@enlivensolution.com
Cell:0321-8487933
Tel:+9242 668 6919-929
+9242 661 0114-115
Fax:+9242 661 0424

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
you are always Welcome to:
State Bank Licence No.11
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD.
Chief Exective: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II, Lahore. Tel#:5757230, 5713728, 5752796, 5713421, 5750480
Fax#: 5760222 E-mail:amcgul@yahoo.com